خبرونظر

اکتوبر 2007ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

ٹا کے لئے 750 ملین ڈالر کا سمجھوتہ

المی یومِ خواندگی

مریکی کانگریس میں رمضان بل کی منظوری

امریکی سفارتخانہ اسلام آباد میں سانحہ 9/11 کے حوالے سے یادگاری تقریب

سانحہ 9/11 میں ہلاک ہونے والے افراد کی یاد میں امریکی سفارتخانہ میں گیارہ ستمبر کو ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن، امریکی کانگریس کے اراکین اسٹیفن لینچ، ٹوڈ پلاٹ، برائن ہگنز، اور سفارتخانہ کا دیگر عملہ بھی موجود تھا۔ اس موقع پر ہلاک ہونے والوں کی یاد میں ایک منٹ کی خاموشی بھی اختیار کی گئی اور قرآن اور انجیل سے انگریزی، اردو اور عربی زبانوں میں اقتباسات پڑھے گئے۔

خبرونظر
شمارہ 10 اکتوبر 2007ء

فہرستِ مضامین

قارئین خبرونظر کے خطوط	4
این ڈبلیو پیٹرسن کا فارن سروس اکیڈمی میں خطاب	5
مذہبی آزادی امریکی زندگی کا خاصہ ہے	6
فاٹا کی ترقی کیلئے 750 ملین ڈالر کی امداد کے نئے سمجھوتہ پر دستخط	7
نائب وزیرخارجہ نیگروپونٹے کا اخباری بیان	8
امریکی پریس اتاشی کی ویب چیٹ	10
لنکن ریڈنگ لاؤنج میں عالمی یوم خواندگی کی تقریب	11
خارجہ پالیسی کے ماہر والٹر رسل میڈ کا انٹرویو	12
فیصل آباد میں تصویری نمائش اور امریکی فلمی میلہ کا افتتاح	14
سیکنڈری اسکول امتحان میں کامیابی حاصل کرنیوالوں کیلئے ایوارڈز	15
خواتین کاروبار کے ذریعہ پالیسی اور معیشت وضع کرتی ہیں	16
کوئلہ کی کان کنی اور بجلی کی پیداوار کے مشترکہ منصوبہ کیلئے امریکی گرانٹ	18
پاکستان کو منشیات کے خلاف اہم اتحادی قرار دینے کا اعلان	19
امریکی کانگریس میں رمضان بل کی منظوری	20

ایڈیٹران چیف
الیزبتھ او۔کولٹن
پریس اتاشی سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

شائع کردہ
شعبہ تعلقات عامہ
سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد
فون: 051-2080000 فیکس: 051-2278607
ای میل: infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

ڈیزائن
راجہ سعید احمد

طباعت
کلاسیکل پرنٹرز اسلام آباد

اردو سرورق

لنکن کارنر ریڈنگ لاؤنج اسلام آباد میں عالمی یومِ خواندگی کے حوالہ سے منعقدہ ایک تقریب سے رُوٹس اسکول سسٹم کا ایک طالبعلم خواندگی کی افادیت کے حوالے سے تقریر کررہا ہے۔

قارئین خبرونظر کے خطوط

معلومات

جولائی 2007ء کا شمارہ مل گیا۔ بہت بہت شکریہ۔ ضلع اٹک پنجاب کا بہت ہی پسماندہ علاقہ ہے۔ اور میں اس ضلع کے گاؤں شین باغ میں رہتا ہوں۔ آپ کا یہ شمارہ یہاں کی تقریباً سب کمیونٹی کی نظر سے گزرے گا اور ہم سب کو امریکہ کے بارے میں معلومات مہیا ہوں گی۔

محمد جمشید حسین شاہ

شین باغ، خورد، اٹک

مبارکباد کے مستحق

آپ کا میگزین ''خبرونظر'' غالباً دو تین سال سے ہی میرے مطالعہ میں ہے۔ اور کئی بار دل کیا کہ آپ لوگوں کو تعریفی خط تو ضرور لکھوں مگر ہمیشہ مصروفیت آڑے آگئی۔ پاکستان میں آپ لوگوں کے کام بہت اچھے چل رہے ہیں۔ اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے میں اپنی کچھ ریسرچ رپورٹیں اور مضامین آپ کے رسالے میں شائع کروانا چاہتی ہوں۔ بہرحال اتنا اچھا اور معلوماتی رسالہ نکالنے پر آپ لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

انیلا ٹوانہ نیلو

کراچی

معلوماتی لٹریچر

میں صحرائے تھرپارکر کا باسی ہوں۔ ایسے گاؤں میں رہتا ہوں جہاں بجلی، روڈ، فون، میٹھا پانی، ہسپتال غرض کوئی سہولت میسر نہیں ہے۔ اپنے قصبہ میں کسی دوست کے ہاتھ میں آپ کا میگزین ''خبرونظر'' دیکھا۔ دوست جلدی میں تھا۔ صرف اُس سے آپ کا پتا لے سکا اور اب آپ سے رابطہ کر رہا ہوں۔ یہاں ایسے رنگین، معلوماتی لٹریچر کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

سلیمان انصاری

کلوئی، ضلع تھرپارکر

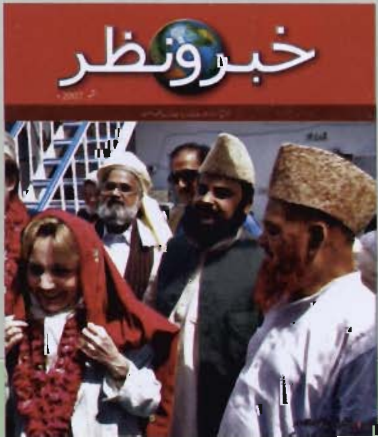

تعریف کئے بغیر

جریدہ ''خبرونظر'' باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ اگست 2007 کا شمارہ اس وقت ہاتھوں میں ہے۔ میرے وطن پاکستان سے جو مُلک والہانہ محبت کرتا ہے میں اُس کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ، پاکستان میں صحت، تعلیم، دفاع کے علاوہ بے شمار منصوبوں میں مدد کر رہا ہے جس کے بارے میں ہم ''خبرونظر'' کے ذریعہ گاہے بہ گاہے معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اگست کا شمارہ اور بھی خوبصورت لگا کہ جشنِ آزادی کے حوالے سے تاریخی تصاویر دیکھنے کو ملیں۔ شاہی قلعہ کے عالمگیری دروازے کی بحالی، واشنگٹن کے اسلامی مراکز، پاکستانی و امریکی خواتین کے مابین روابط، اساتذہ کی تربیت، وبائی امراض سے بچاؤ کے تربیتی پروگرام، پیانونواز مائیک ڈیل فیرو، سیڈز آف پیس، اسامہ خلجی کی روداد امریکہ سب بہت معلوماتی مضامین ہیں اور میں ان کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

شجاعت احمد صدیقی

خیرپور

اہم رسالہ

''خبرونظر'' اپنی نوعیت کا ایک اہم رسالہ ہے جس کی افادیت سے ہم انکار نہیں کر سکتے۔ ہماری دعا ہے کہ یہ رسالہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔

محمد ظاہر شاہ خان مروت

لکی مروت، صوبہ سرحد

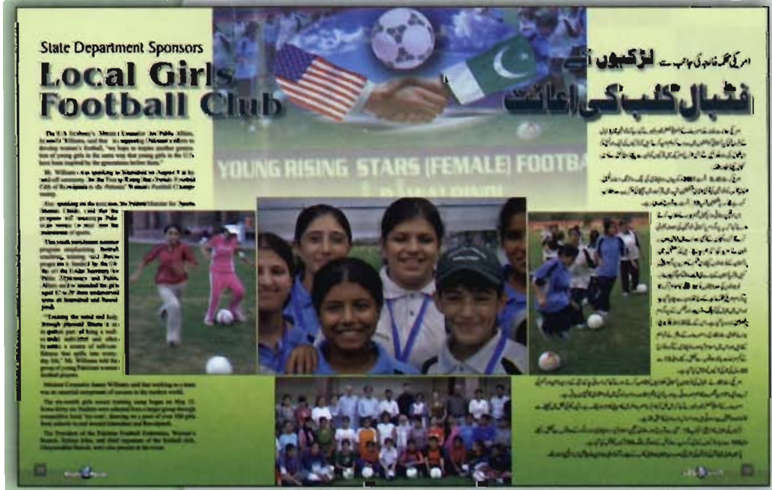

لنکن کارنر

میں کافی عرصہ سے ''خبرونظر'' کا قاری ہوں اور رسالہ کے اسٹاف کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ امریکہ ہر مشکل کی گھڑی میں پاکستان کی بھرپور مدد کر رہا ہے۔ آج کل امریکہ نے تعلیم کے حوالے سے پاکستان کے بیشتر تعلیمی اداروں میں ''لنکن کارنرز'' قائم کئے ہیں۔ کیونکہ بلوچستان دوسرے صوبوں کی بہ نسبت تعلیمی حوالے سے بہت پیچھے ہے، انگلش زبان سے ناواقفیت بہت زیادہ ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ یہاں پر بھی لنکن کارنر قائم کیا جائے گا۔

علی گل پندرانی

اوستہ محمد، ضلع جعفرآباد، بلوچستان

پاک امریکہ تعلقات

ترقی اور امن کیلئے پائیدار عزم کے عکاس

این ڈبلیو پیٹرسن

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے نئے پاکستانی سفارتکاروں سے کہا ہے کہ امریکہ اور پاکستان کے درمیان وسیع البنیاد تعلقات ترقی اور امن کیلئے طویل المدت عزم وارادہ کے سلسلہ کی عکاسی کرتے ہیں۔

امریکی سفیر نے 5 ستمبر 2007ء کو اسلام آباد میں فارن سروس اکیڈمی میں 'سفارت کاری کی انسانی جہت' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم جمہوریت یا تعلیم یا معاشی ترقی کی یکبارگی واقعہ کے طور پر بات نہیں کر سکتے۔ یہ ایسے کام ہیں جو کچھ مدت کے بعد نتائج مرتب کرتے ہیں۔

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ تمام قومیں اپنی خارجہ پالیسی اپنے قومی مفادات کو مدنظر رکھ کر تشکیل دیتی ہیں۔ ہمارے لئے امریکہ اور پاکستان کے مابین پائیدار تعلقات کا مطلب ہے دہشت گردی کے کم خطرات اور ایک مضبوط، جمہوری اور خوشحال پاکستان۔ مجھے یقین ہے کہ یہ تعلقات آپ کے ملک کیلئے مفید ثابت ہوں گے۔ زیادہ دوطرفہ تجارت، زیادہ امریکی سرمایہ کاری اور لوگوں کے مضبوط تر باہمی روابط۔ ان فوائد میں سے چند ایک ہیں جو گنوائے جاسکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ترقی کا انحصار اچھی اور قابل احتساب حکمرانی اور ایسی معاشی حکمت عملیوں پر ہوتا ہے جو نجی شعبہ کی ترقی کی راہ ہموار کرتی ہیں۔ پاکستان نے ان شعبوں میں زبردست کوششیں کی ہیں۔ میں ہر موقع پر اپنے ہم وطن امریکیوں کو آپ کی اقتصادی ترقی کے بارے میں بتاتی ہوں کیونکہ پاکستان سے باہر ان حقائق کے بارے میں بہت کم کسی کو معلوم ہے۔

پاکستان کی اندرونی سیاست کے حوالے سے امریکی سفیر نے زور دے کر کہا کہ امریکہ آپ کے انتخابی عمل میں کسی مخصوص امیدواروں یا جماعتوں کی حمایت نہیں کرتا۔ ہم آزادانہ، منصفانہ اور شفاف انتخابات کی حمایت کرتے ہیں جو پاکستانی لوگوں کی پسند کے عکاس ہوں۔ امریکہ آپ کی حکومت، آپ کی سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی کی تنظیموں اور عام شہریوں کی بھی مدد کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ ایک جمہوری اور خوشحال پاکستان کی تعمیر جاری رکھیں۔ امریکہ نے اپنی ذمہ داری کے طور پر اِس خطہ میں دیرپا امن، استحکام اور ترقی کی بنیادوں کو مضبوط کرنے عزم کر رکھا ہے۔ یہ ایک ایسے اشتراک کی بنیاد ہے جس سے دونوں ملکوں کو فائدہ ہوگا۔

امریکی سفیر نے پاکستان کے انسانی وسائل میں امریکی سرمایہ کاری، بالخصوص وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقوں میں حکومت پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں میں اعانت کے حوالے سے بھی اظہار خیال کیا۔ حکومت امریکہ نے فاٹا میں 750 ملین ڈالر مالیت کے پنج سالہ امدادی پروگرام پر عمل کر رہی ہے۔ اس پروگرام کے بنیادی شعبوں میں سے ایک تعلیم کو فروغ دینا ہے۔

انہوں نے کہا کہ فاٹا میں امریکہ کے تعاون سے تعلیمی پروگرام اس بات کی اچھی مثال ہے کہ کس طرح ہماری مشترکہ ترجیحات سے لوگوں کی زندگیوں پر اور اُن کے مستقبل پر براہ راست اثر پڑتا ہے۔ تعلیم تک زیادہ لوگوں کی رسائی اور مطالعہ کے جامع پروگرامز پاکستان کیلئے ایسی بنیاد تعمیر کریں گے، جس سے وہ عالمی معیشت میں مسابقت کی زیادہ صلاحیت کا حامل بن جائے گا۔ ہمیں یقین ہے کہ تعلیم کیلئے اعانت کے ذریعہ ہم غربت میں کمی لاسکتے ہیں اور نوجوانوں کو ایسے ذرائع دے سکتے ہیں جن سے وہ مفید شہری بن سکتے ہیں۔

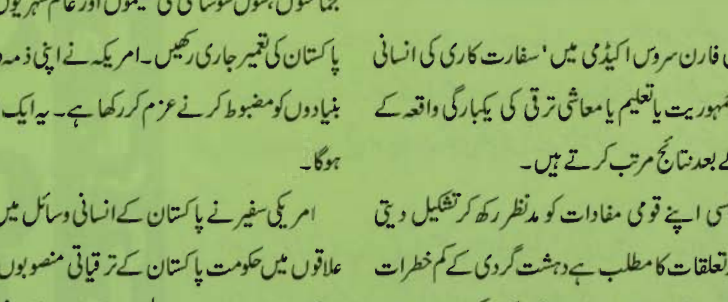

امریکی سفیر فارن سروس اکیڈمی میں اپنے خطاب کے بعد طالبعلموں سے گفتگو کر رہی ہیں۔

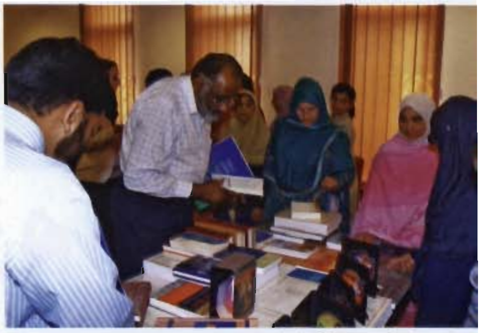

مذھبی آزادی
امریکی زندگی کا خاصہ ھے

مذہبی آزادی ہمیشہ سے امریکی زندگی اور عمومی حکمت عملی کا خاصہ رہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار امریکی سفارتخانہ کی وائس قونصل اینا چیمبرز نے 29 اگست کو بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد میں "امریکہ میں مذہبی آزادی" کے موضوع پر ایک لیکچر دیتے ہوئے کیا۔

انہوں نے کہا کہ اس کی بنیادی وجہ مذہبی آزادی کیلئے امریکی جذبہ ہے، کسی خاص مذہب کا فروغ نہیں ہے بلکہ یہ تیقن ہے کہ ہر انسان کو پیدائشی طور پر مذہبی حقانیت کی تلاش اور مذہب پر عمل پیرا ہونے کا ناقابل تنسیخ حق حاصل ہے۔

وائس قونصل چیمبرز نے کہا کہ امریکی معاشرہ اور امریکی عدالتوں نے خصوصاً 20 ویں صدی میں حقوق کے بل کی پہلی شق کی

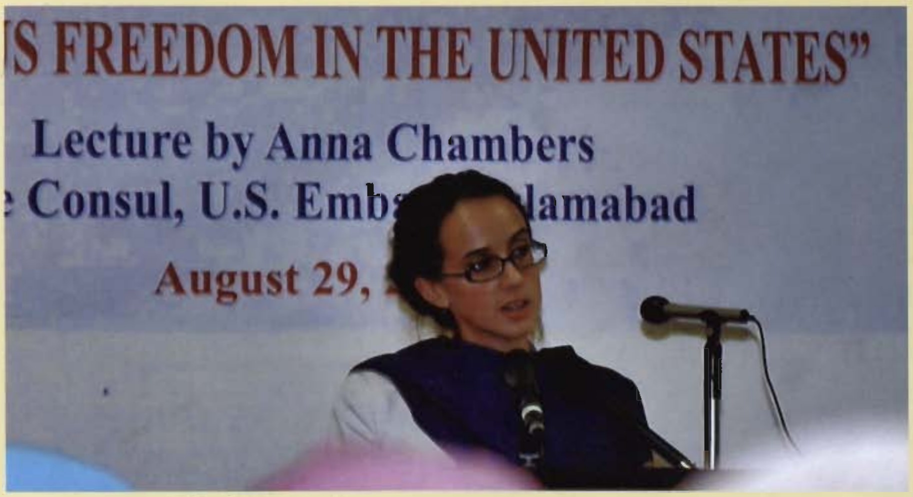

اس طرح تشریح کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کو مذہب کے معاملہ میں غیر جانبدارانہ کردار ادا کرنا چاہیے۔ اس صورت میں قانون یہ کہتا ہے کہ حکومت کو کسی شخص پر بھی مذہب مسلط کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

امریکی سفارتکار نے بین المذاہب بات چیت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مختلف مذہبی پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے عقائد اور تہذیبی روایات کے بارے میں بہتر طور پر شعور و آگہی حاصل کر سکتے ہیں۔

مس چیمبرز نے کہا کہ امریکہ دنیا میں سب سے زیادہ مذہبی تنوع کا حامل ملک ہے اور امریکہ کا مذہبی منظر نامہ گزشتہ 30 برسوں میں انقلابی حد تک تبدیل ہو چکا ہے، لیکن ہم میں سے بیشتر لوگوں نے ابھی تک اس تبدیلی کی جہتیں اور وسعت کو دیکھنا شروع نہیں کیا۔

انہوں نے کہا کہ اب امریکہ کی بعض انتہائی پرانی آبادیوں میں مساجد اور گرجا گھر ساتھ ساتھ موجود ہیں۔

وائس قونصل اینا چیمبرز نے کہا کہ امریکہ میں مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اسلام کے اصول اور امریکی شہری ہونے کی ذمہ داریاں مکمل طور پر ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں اور امریکہ میں مختلف مذاہب کے پیروکار اس تصور کو عزیز رکھتے ہیں کہ وہ بیک وقت امریکی اور عیسائی، امریکی اور یہودی، امریکی اور ہندو اور امریکی اور بدھ مت کے پیروکار ہو سکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں آنے والا کوئی بھی تارکِ وطن بغیر کسی پابندی کے اپنے مذہب پر عمل کر سکتا ہے۔

اینا چیمبرز نے نشاندہی کی کہ یونیورسٹی اور ثانوی سطح پر طالب علم کو اپنے مذہبی عقائد پر مبنی گروہ بنانے کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ امریکہ اور کینیڈا میں مسلم طالب علموں کی ایسوسی ایشنز پورے براعظم میں جامعات کی حدود میں مسلم سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں اور اُن میں اعانت بھی کرتی ہیں اور انہیں یہ حق بھی ہوتا ہے کہ وہ قومی اور بین الاقوامی سیاست کے حالات حاضرہ پر تبصرہ کر سکیں۔ حیلال ایک یہودی تنظیم ہے اور سینکڑوں تعلیمی اداروں میں موجود ہے اور امریکی اسکولوں میں یہودیوں کیلئے اس قسم کی سرگرمیوں کا انعقاد کرتی ہے۔ کیمپس کروسیڈ، انٹرورسٹی اور فیلوشپ آف کرسچن اتھلیٹس بھی ہمارے اسکولوں میں عیسائیوں کیلئے ایسے کام کرتی ہیں۔ ان تمام تنظیموں کا ہماری جامعات میں مذہبی سرگرمیوں کے انعقاد کے حق کا محفوظ ہے۔

قبل ازیں، امریکی سفارت خانہ کی شعبہ امور عامہ کی افسر الیزبتھ مے فیلڈ نے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کو امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے مذہب کے بارے میں کتابوں کا تحفہ پیش کیا۔

سمجھوتہ پر دستخط کے موقع پر یو ایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر این آر نیز اور سیکریٹری اقتصادی امور ڈویژن ایم اکرم ملک

امریکہ اور پاکستان کے مابین فاٹا کی ترقی کیلئے 750 ملین ڈالر کی امداد کے نئے سمجھوتہ پر دستخط

امریکہ اور پاکستان کے نمائندوں نے 30 ستمبر 2007ء کو ایک سمجھوتہ پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت وفاق کے زیر اہتمام قبائلی علاقوں میں امریکی عوام کی جانب سے ترقیاتی امداد کی مد میں اگلے پانچ سالوں میں 750 ملین ڈالر کی گرانٹ فراہم کی جائے گی۔ اس سال امریکہ فاٹا کی ترقیاتی امداد کی مد میں 105 ملین ڈالر کی رقم مہیا کر رہا ہے۔

سمجھوتہ پر امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یو ایس ایڈ) کی مشن ڈائریکٹر این آر نیز اور سیکریٹری اقتصادی امور ڈویژن ایم اکرم ملک نے دستخط کئے۔ اس موقع پر یو ایس ایڈ پاکستان کی مشن ڈائریکٹر این آر نیز نے کہا امریکی عوام کی جانب سے امریکی حکومت اس بات کی اہمیت سے آگاہ ہے کہ فاٹا کے لوگوں کو یہ وسائل جلد از جلد اور موثر طور پر فراہم کئے جائیں۔

انہوں نے کہا کہ یہ حکومت امریکہ کے اس طویل المدت عہد کا حصہ ہے کہ پاکستان کے اس اہم علاقہ کے لوگوں کی ترقیاتی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے حکومتِ پاکستان کی معاونت کی جائے۔

این آر نیز نے فاٹا کے لئے حکومتِ پاکستان کے پائیدار ترقیاتی منصوبہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے اپنی امدادی سرگرمیاں اس طرز پر تشکیل دی ہیں جو براہ راست اس منصوبہ میں معاون ثابت ہونگی اور ہم اس پر عمل درآمد کے لئے فاٹا کے حکام کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔

اس سمجھوتہ کے ذریعہ فاٹا میں صلاحیت میں اضافہ، روزگار، زراعت، چھوٹے اور درمیانے درجہ کے کاروبار، صحت، تعلیم، اقتصادی ڈھانچہ کی ترقی کے لئے فنڈز فراہم کئے جائیں گے۔

اس ہفتہ کے اوائل میں امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کہہ چکی ہیں کہ امریکہ، پاکستان کے لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے اور آنے والے دنوں میں خدمات اور اداروں کی تعمیر کے لئے اہم وسائل بروئے کار لا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے اس منصوبہ سے قبائلی علاقوں میں صحت، تعلیم، بنیادی ڈھانچہ، زراعت، نظم ونسق اور اقتصادی حالات کو بہتر کرنے میں مدد ملے گی۔

پاک۔امریکہ تزویراتی بات

امریکی نائب وزیر خارجہ جان نیگروپونٹے کا مشترکہ پریس کانفرنس کے موقع پر بیان

امریکی نائب وزیر خارجہ جان نیگروپونٹے صدر جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کرر ہے ہیں

مجھے دوبارہ پاکستان آکر انتہائی مسرت ہوئی ہے۔ آپ کا ملک امریکہ کا ایک قریبی دوست اور دیرینہ قابل اعتماد حلیف ہے۔ آج امریکہ پاک تزویراتی بات چیت کا دوسرا دور بہت مفید رہا۔ دونوں ملکوں کے درمیان جاری بات چیت ہمارے ملکوں کے درمیان وسیع بامعنی اور پائیدار دوطرفہ تعلقات کے عزم کی عکاس ہے۔

پاکستان اور پاکستانی لوگوں کے ساتھ ہمارے تعلقات بہت اہم ہیں۔ پاکستان امریکہ کا ایک مضبوط اتحادی رہا ہے، لیکن اب پہلے سے کہیں بڑھ کر پاکستان دنیا میں ایک اہم اور مرکزی ملک کی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان ایک نہایت اہم خطہ میں ایک بڑا اور اعتدال پسند مسلم ملک ہے، جس کی آبادی بڑی متنوع ہے۔ یہ وسط ایشیا اور جنوبی ایشیا میں داخل ہونے کا راستہ اور گزرگاہ ہے۔ پاکستان

چیت

امریکی نائب وزیر خارجہ جان نیگروپونٹے وزیر اعظم شوکت عزیز سے اسلام آباد میں ملاقات کررہے ہیں

کی مسلسل ترقی نہ صرف اس کے اپنے لوگوں کیلئے اہم ہے، بلکہ خطہ میں، امریکہ اور باقی دنیا میں استحکام کیلئے بھی ضروری ہے۔

ہم اسلامی دنیا میں پاکستانی قیادت کی جانب سے اعتدال پسندی اور استدلال پر مبنی آواز کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ آپ کا ملک دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ایک قابل قدر اتحادی ہے۔ امریکہ اس جدوجہد میں پاکستان کے لوگوں کی زبردست قربانیوں کا اعتراف کرتا ہے۔ ہم اُن پاکستانیوں کے ساتھ کھڑے ہیں جو (اس جنگ میں) زخمی ہوئے یا جن کے پیاروں نے جانیں قربان کیں اور ہمارے دلوں میں اُن لوگوں کیلئے خصوصی گوشہ ہے جنہوں نے نہ صرف پاکستانیوں بلکہ پوری دنیا کو دہشت گردی کی کارروائیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ان چیلنجوں کا مقابلہ کرنے سے دہشت گردی اور انتہا پسندی کا مقابلہ کرنے کیلئے ہمارا مشترکہ عزم مزید مستحکم ہوتا ہے۔

انتہا پسندی کے خلاف پاکستان کی کوششیں ایک ریکارڈ کا درجہ رکھتی ہیں۔ ہم قبائلی علاقوں میں پاکستان کے ساتھ ایک نئی سہ جہتی حکمت عملی پر کام کرنے کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اس کے منتظر ہیں۔ سلامتی کا فروغ، بات چیت اور ترقی یقیناً ایک تصوراتی حکمت عملی ہے۔ قبائلی علاقوں میں معاملات کو حل کرنے کیلئے یہ کلی حکمت عملی ایک جامع اور مثبت راہ ہے۔ امریکہ اس کو تسلیم کرتا ہے۔ ہم نے پاکستان کے منصوبہ میں اعانت کیلئے 750 ملین ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے۔

امریکہ پاکستانیوں کو اپنی قوم کی مختلف حوالوں سے تعمیر میں اشتراک کار جاری رکھے گا۔ پاکستانی لوگوں کے ساتھ ہمارا تعلق سلامتی اور انسدادِ دہشت گردی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ ہمارے طویل مدت منصوبے، جیسا کہ یو ایس ایڈ کا 100 ملین ڈالر مالیت کا پنج سالہ تعلیمی امدادی منصوبہ ہے، پاکستان کو جمہوری اور اقتصادی طور پر ایک متحرک ملک بنانے کی اس کی اپنی کوششوں کو یقینی بنانے کیلئے ہیں۔ پاکستانی دیگر کئی شعبوں بشمول صحت عامہ، توانائی، ٹیکنالوجی اور جمہوریت کے حوالے سے اپنے ملک کو بہتر بنانے کیلئے مصروف عمل ہیں۔ ہماری جاری تزویراتی بات چیت اور پاکستان میں ہمارے طویل مدت امدادی پروگرام ہمارے دوطرفہ تعلقات کی دُور اندیشی، وسعت اور گہرائی کا مظہر ہیں۔

امریکہ افغانستان میں پاکستان کی امن واستحکام سے وابستگی کو سراہتا ہے اور اس کا مکمل ادراک بھی رکھتا ہے۔ حال ہی میں منعقد ہونے والے امن جرگہ کے نتائج شاندار رہے ہیں۔ ہم آپ کے ملک کے تعمیری کردار کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

ہمیں معلوم ہے کہ مستقبل میں کئی چیلنج درپیش ہیں، چاہے وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ ہو، خواندگی میں اضافہ ہو یا معاشی خوشحالی کا فروغ ہو۔ آج ہم یہاں اپنے جاری تزویراتی بات چیت میں ان درپیش چیلنجوں سے نبرد آزما ہونے کیلئے آئے ہیں۔ پائیدار امن واستحکام اور ترقی کے حصول کا واحد راستہ حکمت عملی کے ساتھ غور وفکر اور باقاعدگی کے ساتھ بلاتکلف بات چیت کرنا ہے۔ اس پر عمل پیرا ہو کر امریکہ اور پاکستان اپنے وسیع البنیاد دوطرفہ تعلقات کا سرگرم اعادہ کرتے ہیں۔ ہم بات چیت کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ ہم اس مکالمہ کو بڑھانے کیلئے مزید راہیں تلاش کریں گے۔

تاریخ کے اس نازک موڑ پر پاکستان کے پاس یہ موقع ہے کہ وہ ایک متحرک، اعتدال پسند، کامیاب اور جمہوری مسلم قوم کی حیثیت سے خود کو مضبوط بنائے۔ ہم تیار کھڑے ہیں آپ جب چاہیں ہمیں بلا سکتے ہیں۔

امریکی نائب وزیر خارجہ جان نیگروپونٹے
وفاقی وزیر داخلہ آفتاب احمد خان شیرپاؤ سے مصافحہ کررہے ہیں

آزاد اور ذمہ دار ذرائع ابلاغ

کے بارے میں الیزبتھ اوکولٹن کا اظہار خیال

آزاد اور ذمہ دار ذرائع ابلاغ ،بہتر جمہوریت کیلئے نہایت ضروری ہیں ۔ اسلام آباد میں امریکی سفارتخانے کی پریس اتاشی ، ابلاغ عامہ کی سابق پروفیسر اور ایمی ایوارڈ یافتہ صحافی الیز بتھ کولٹن نے 5 ستمبر کو ایک گھنٹہ دورانئے کی یو ایس انفو "ویب چیٹ" میں دنیا بھر سے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے حکومت، ذرائع ابلاغ اور صحافت کے اچھے طریقوں پر اظہار خیال کیا۔اس کے اقتباسات درج ذیل ہیں:

سوال: کیا ترقی پذیر معاشروں میں صحافت کو زیادہ چیلنج درپیش ہیں؟ (از بنگلہ دیش)

الیز بتھ کولٹن: صحافت کو تمام معاشروں میں چیلنجوں کا سامنا ہے، مختلف ملکوں میں مختلف انداز میں ۔ یہ بات اہم ہے کہ ایسے ترقی پذیر ملکوں میں، جہاں صحافت کی روایت نہیں ہے، پیشہ ورانہ امور میں نئے صحافیوں کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیئے ، انہیں ابتدا میں غیر جانبدارانہ، صحیح اور متوازن رپورٹنگ کے بہترین طریقے سکھائے جائیں اور ذرائع ابلاغ کے تمام شعبوں میں ان اوصاف کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

سوال: کیا آپ کے خیال میں بالخصوص دہشت گردی کے خلاف جنگ جیسی صورتحال میں ذرائع ابلاغ پر کنٹرول رکھنا ضروری ہوتا ہے ؟ (از کراچی)

الیز بتھ کولٹن: ایک امریکی ہونے کی حیثیت میں، جو اپنے ملکی آئین میں اس پہلی ترمیم پر یقین رکھتی ہو کہ آزادی صحافت پر پابندی یا قدغن نہیں ہونی چاہیئے ، میرے خیال میں خبروں کے شعبے پر سرکاری کنٹرول نہیں ہونا چاہیئے ۔ اس کے ساتھ ساتھ صحافیوں کو بھی اپنے کام میں ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیئے ۔ مراد یہ ہے کہ انہیں معاملے کے ہر پہلو کی بے لاگ اور صحیح رپورٹنگ کرنی چاہیئے ۔ ہماری پہلی ترمیم کے ذریعے آزادیٔ صحافت کا تحفظ کیا گیا ہے، حالانکہ بہت سے لوگ ہمہ وقت اسے محدود کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

سوال: حکومت اور ذرائع ابلاغ کے درمیان کیسے مثالی تعلقات ہونے چاہئیں؟ (از موزمبیا)

الیز بتھ کولٹن: اس سلسلے میں میرا موقف یہ ہے کہ حکومت اور ذرائع ابلاغ کے درمیان تعلقات، ایک دوسرے کی ذمہ داریوں اور فرائض کے اعتراف اور دونوں جانب سے فرائض کی مکمل بجا آوری پر مبنی ہونے چاہئیں یعنی حکومت کی طرف سے ذرائع ابلاغ کو اطلاعات تک مکمل رسائی کی اجازت ہو اور حکومت ذرائع ابلاغ کو ایسا ادارہ تسلیم کرے جو معاشرے کی عمومی بہتری کیلئے حکومت پر نگاہ رکھ سکتا ہو۔ ذرائع ابلاغ کو چاہیئے کہ حکومت پر تنقیدی رویہ ہر وقت برقرار رکھے کیونکہ کم تنقید کی وجہ سے ذرائع ابلاغ کو تعلقات عامہ کا ادارہ یا پروپیگنڈے کا ذریعہ بنایا جاسکتا ہے۔

سوال: کیا آپ کے خیال میں صحافیوں کو مسلح تنازعات کی کوریج کیلئے بھیجنے سے زیادہ صحیح رپورٹنگ کی جاسکتی ہے یا اصل صورتحال واضح نہیں ہوتی؟ (از جرمنی)

الیز بتھ کولٹن: صحافیوں کو لڑائی کی صورتحال کی کوریج کیلئے بھیجنے کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ جہاں تک میرے تجربے کا تعلق ہے، میرے خیال میں ایسی صورتحال کے ہر پہلو کے بارے میں خبریں لوگوں تک پہنچائی جانی چاہئیں ۔ صحافیوں کو ایسی کوریج پر بھیجنے سے منفرد صورتحال سامنے آتی ہے جو قارئین اور ناظرین کو پیش کرنے میں مفید ثابت ہوسکتی ہے۔ اسی طرح میرے خیال میں رپورٹروں کیلئے ضروری ہے کہ وہ جنگ یا امن کی صورتحال کی ممکنہ طور پر جامع کوریج کریں اور ان کے اداروں کو چاہیئے کہ ایسی خبریں پوری وضاحت اور گہرائی کے ساتھ پیش کریں۔

سوال: باضابطہ سرکاری مواصلات کے مقابلے میں ذرائع ابلاغ کی کوریج اکثر تیز تر ہوتی ہے۔ بعض اوقات ذرائع ابلاغ کی خبروں سے پالیسی تشکیل پاتی ہے اور یہ رائے عامہ پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں اور ردعمل کے طور پر اس کا پالیسی پر اثر پڑتا ہے۔ ایسے حالات میں ذمہ داری کا مظاہرہ کرنے سے کیا مراد ہے؟ (از جارجیا)

الیز بتھ کولٹن: انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع کی بدولت ہماری دنیا کی رفتار بہت بڑھ گئی جس کے باعث رپورٹنگ بعض اوقات غیر ذمہ دارانہ صورت اختیار کر لیتی ہے ۔ تاہم ایک اچھا صحافی اپنی خبر کی دو تین بار پڑتال کرتا ہے اور اسے جاری کرنے سے پہلے کئی ذرائع سے اس کی تصدیق کرتا ہے۔ بلاشبہ اس کی وجہ سے بعض اوقات خبر کے اجراء میں کچھ دن لگ جاتے ہیں۔ اس سے بظاہر رپورٹر اور اس کے خبروں کے ادارے کو مایوسی بھی ہوسکتی ہے۔ بالآخر ذرائع سے مکمل تصدیق شدہ اور صحیح خبر قارئین اور ناظرین پر یہ ظاہر کرتی ہے کہ خبروں کا ادارہ ذمہ دار اور معتبر ہے جسے دیکھا پڑھا یا سنا جانا چاہیئے۔

سوال: کیا صحافیوں کو معاوضے قبول کرنے چاہئیں؟ (از نائجیریا)

الیز بتھ کولٹن: دنیا کے بہت سے ملکوں میں یہ ایک بڑا چیلنج ہے کہ صحافی اپنی کم تنخواہوں کی وجہ سے ذرائع سے معاوضے لیتے ہیں۔ صحافیوں کی یونینیں ہی واحد راستہ ہیں جو ذرائع ابلاغ کے مالکان پر بہتر تنخواہوں کیلئے دباؤ ڈال سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ رپورٹروں میں بھی یہ حوصلہ ہونا چاہیئے کہ وہ ذرائع کی طرف سے معاوضوں یا مراعات کی پیش کش کو ٹھکرا دیں۔

سوال: کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ آپ کے ملک میں ذرائع ابلاغ کو کون کون سے بڑے چیلنج درپیش ہیں؟ (از اسلام آباد)

الیز بتھ کولٹن: میرے ملک میں فی الوقت ذرائع ابلاغ کو کئی چیلنج درپیش ہیں۔ ایک اہم چیلنج تمام مفادات سے بالاتر ہو کر زیادہ آزادی اور زیادہ ذمہ داری کیلئے کوششیں کرنا ہے۔ ایک اور چیلنج یہ ہے کہ خبر کی پڑتال اور اس کے صحیح ہونے کا یقین کئے بغیر اسے جاری کرنے کیلئے کسی دباؤ میں نہ آیا جائے۔ دنیا کے دیگر حصوں کی طرح امریکی صحافت کو بھی یہی چیلنج درپیش ہے۔ ذرائع ابلاغ کو درپیش ایک اور چیلنج صحافت کے اعلی پیشہ ورانہ اصولوں کو فروغ دینے کا عمل جاری رکھنا اور سکولوں اور کام کی جگہ پر تربیت دینا ہے۔ دنیا کے دوسرے حصوں کی طرح بہت سے رپورٹروں کو مفاد عامہ کیلئے راستبازی اپنانے، صحیح اور متوازن خبریں پیش کرنے اور سچائی کی تلاش کیلئے کوششیں کرنے جیسی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی تربیت دیئے بغیر بڑے کام سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔

سوال: پاکستانی ذرائع ابلاغ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟ (از کراچی)

الیز بتھ کولٹن: سب سے پہلے میں یہ کہوں گی کہ میں پاکستانی ذرائع ابلاغ کی بڑی مداح ہوں۔ میں روزانہ کم از کم نو انگریزی اخبارات کا مطالعہ کرتی ہوں اور کئی اردو اخبارات کا ترجمہ کراتی ہوں, ٹی وی دیکھتی ہوں اور ریڈیو سنتی ہوں۔ درحقیقت میں پاکستان میں اخبارات سمیت تمام ذرائع ابلاغ سے لطف اندوز ہوتی ہوں اور آزاد اور ذمہ دار ذرائع ابلاغ کی جانب بڑھنے کیلئے روزانہ کی جانے والی کوششوں کو سراہتی ہوں۔

لنکن ریڈنگ لاؤنج میں

عالمی یوم خواندگی کی تقریب

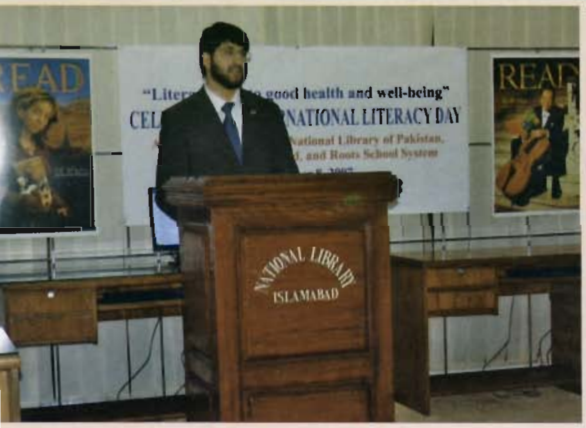

امریکی نائب قونصل ہرمزد جے کنگا نے کہا ہے کہ معاشرے اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے جب تک کہ ان کا ہر فرد اس عمل میں شرکت نہ کرے اور اس شمولیت کے درست اثرات اُس وقت مرتب ہوتے ہیں جب افراد باخبر اور تعلیم یافتہ ہوں۔

وہ 8 ستمبر کو اسلام آباد میں نیشنل لائبریری آف پاکستان میں لنکن کارنر ریڈنگ لاؤنج میں عالمی یوم خواندگی کے موقع پر "خواندگی۔ اچھی صحت اور خوشحالی کی کلید" کے موضوع پر اظہار خیال کر رہے تھے۔

امریکی سفارتکار نے شرکاء سے جن میں لائبریرینز، والدین، اسکولوں کے طالب علم، سرکاری حکام اور ماہرین تعلیم شامل تھے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک فرد کی شخصیت پر خواندگی اور تعلیم کا اثر واضح ہوتا ہے۔ یہ زندگی کے حالات کو بہتر بنانے، بہتر روزگار حاصل کرنے، معیار زندگی بہتر بنانے اور صحت کی اچھی سہولیات حاصل کرنے کو بہترین ذریعہ ہوتے ہیں۔

نیشنل لائبریری آف پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل جناب محمد نذیر نے بھی اس موقع پر نیشنل لائبریری اور اس کی سہولیات کے بارے میں اظہار خیال کیا۔

امریکی سفارتخانہ کی شعبہ امور عامہ کی قونصلر کے ویب ے فیلڈ نے اس موقع پر خواندگی کی اہمیت اور تعلیم کے شعبہ میں پاک امریکہ تعاون پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ خواندگی کو انسان کا بنیادی حق تسلیم کیا گیا ہے جس کے تمام انسان حقدار ہیں۔

جناب ہرمزد جے کنگا نے تعلیم اور خواندگی کے فروغ میں کتب خانوں کے کردار کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ لائبریریاں ہماری روزمرہ کی زندگی اور جو کچھ ہمارے اردگرد وقوع پذیر ہو رہا ہوتا ہے ان کے بارے میں غور و فکر کرنے کا مقام ہوتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ انہیں یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ پاکستانی لوگ کتب خانوں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں لائبریری کانفرنس منعقد ہوئی ہیں جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ لوگ بچوں کی لائبریریوں کی خصوصاً یہاں دارالحکومت میں ضرورت شدت سے محسوس کر رہے ہیں۔ یہ عمر بھر کی خواندگی اور معاشرہ میں شمولیت کے فروغ کا حیران کن ذریعہ ہوتی ہیں۔

نائب قونصل کنگا نے امریکی اور پاکستانی معاشروں کی کامیابی کیلئے خواندگی کو ناگزیر قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ کامیاب ترین معاشرے وہ ہوتے ہیں جہاں آبادی کے تمام لوگ شرکت کرتے ہیں۔

اس موقع پر امریکی سفارتخانہ کے انفارمیشن ریسورس سینٹر کے عملہ نے شرکاء کے سامنے خواندگی کے آن لائن ماخذ کے بارے میں عملی مظاہرہ کیا۔ تقریب میں روٹس اسکول سسٹم کے طالبعلموں نے یوم خواندگی کی مناسبت سے مختلف نغمے اور تقاریر پیش کیں۔

پاکستان ابھرتے ہوئے ایشیا کا

امریکی خارجہ پالیسی کے ماہر والٹر رسل مِیڈ سے ایک گفتگو

مسٹر رسل مِیڈ واشنگٹن ڈی سی میں خارجہ تعلقات کی کونسل کے ہنری کسنجر سینیئر فیلو ہیں۔ وہ امریکی خارجہ پالیسی کے ماہر کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ حال ہی میں انھوں نے اسلام آباد، لاہور، پشاور اور کراچی کا دورہ کیا، جہاں انھوں نے مختلف گروپوں سے بات چیت کی، دانشوروں اور صحافیوں سے ملاقاتیں کیں اور یونیورسٹیوں میں لیکچر دیئے۔ انھوں نے ''خبر ونظر'' سے پالیسی سازی میں مذہب کے کردار، پاک امریکہ تعلقات اور قائداعظم محمد علی جناح بطور مثالی شخصیت پر گفتگو کی۔ ان کے انٹرویو کے اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

خارجہ پالیسی کی تشکیل میں مذہب کا کردار کتنا اہم ہے؟

یہ ایک مشکل سوال ہے، خصوصاً امریکہ کے معاملے میں، کیونکہ امریکہ عظیم مذہبی اور سیاسی تنوع رکھنے والا ملک ہے۔ رائے عامہ کا جائزہ لیں تو تقریباً 90 فیصد امریکی بتائیں گے کہ وہ عیسائی ہیں۔ باقی لوگ یہودیوں، مسلمانوں، بودھوں اور چھوٹے مذہبی گروپوں میں تقسیم ہیں۔ ایسے لوگ بھی ہیں، جو کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے۔ عیسائی اکثریتی آبادی بھی آگے تقسیم ہو جاتی ہے۔ تقریباً 25 فیصد رومن کیتھولک ہیں۔ پروٹسٹنٹ لوگوں میں کئی فرقوں کے لوگ شامل ہیں، جن کی اپنی اپنی روایات اور سیاسی نظریات ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا چاہیے کہ امریکہ میں کوئی واحد ایسا مذہبی نقطہ نظر نہیں ہے، جسے خارجہ پالیسی کی تشکیل میں غلبہ حاصل ہو۔ ہوتا یوں ہے کہ امریکہ میں مختلف مذہبی گروپ ایسے اتحاد قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو ان کے مشترکہ خیالات پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ عموماً بنیادی خیالات اور نظریات ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ملکی سیاست میں اسقاط حمل کی مخالفت کرنے والوں میں کئی کیتھولک بھی شامل ہیں اور پروٹسٹنٹ بھی۔ لیکن یہ کوئی مذہبی تحریک نہیں، سیاسی تحریک ہے اور اس کا نصب العین اخلاقی ہے۔

خارجہ پالیسی میں آپ دیکھتے ہیں کہ بہت سے مذہبی لوگ افریقہ کی زیادہ مدد کرنے پر زور دے رہے ہیں، خصوصاً ایچ آئی وی/ایڈز کی روک تھام کے لئے۔ کئی لوگوں کے نزدیک یہ مذہبی تصور کہ غریبوں کی مدد کرنا چاہئے، سیاسی فعالیت میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ مذہب ہے؟ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ بھی غریبوں سے ہمدردی کرتے ہیں، جو مذہبی خیالات نہیں رکھتے۔

2007 پاکستان کی آزادی کی 60 ویں سالگرہ کے علاوہ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کی 60 ویں سالگرہ کا سال بھی ہے۔ آپ دونوں ملکوں کے تعلقات کے مستقبل کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

میں اس وقت یہ پیش گوئی کر سکتا ہوں کہ اگلے ساٹھ سال، دوطرفہ تعلقات کے لحاظ سے زیادہ مثبت ہوں گے۔ گزشتہ ساٹھ سال میں ہمارے تعلقات میں بہت اچھے